بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ؕ

بے ادبی کا وبال

تصنیف

فقیہِ عصر حضرتِ قبلہ مفتی محمد امین دامت برکاتہم العالیہ

تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ْالحمد للہ رب العالمین

والصلاۃ والسلام علی حبیبہ سید المرسلین و علی الہ

واصحابہ اجمعین.

امابعد! میرا ارادہ کسی کی توہین وتضحیک یا تنقیص نہیں ہے۔ بلکہ نظریہ صرف اور صرف مسلمانوں کی خیر خواہی ہے۔اور شوق اس امر کا ہے کہ سارے اہل اسلام سارے مسلمان بے ادبی سے بچ کر دوزخ سے بچ جائیں اور جنت کے انعامات کے حقدار بنیں۔لہٰذا اے مسلمان بھائیو اس کتابچہ کو غور اور انہماک سے پڑھو اور ہر قسم کی بے ادبی سے بچ جاؤ۔

واللہ تعالیٰ الموفق وھو حسبنا و نعم الوکیل

دعاؤں کا محتاج

ابوسعید غفرلہٗ ولوالدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ْ الحمد للہ رب العالمین حمد الشاکرین وافضل الصلاۃ والتسلیم علے حبیبہ ونبیہ ورسولہ سید المرسلین وعلے الہ واصحابہ اجمعین .

امابعد! فقیر ابوسعید غفرلہٗ نے کتاب لکھی ''عشق مصطفیٰ ﷺ'' جو کہ شائع ہوچکی ہے۔

اب یہ مسئلہ تحریر کیا جارہا ہے کہ عشق اور ادب یہ آپس میں لازم وملزوم ہیں ۔یعنی جس دل میں حبیب خدا سید الانبیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہوگی اس سے بے ادبی ہرگز سرزد نہ ہوگی اور بے ادبی کی بات اسی سے سرزد ہوگی جس کا دل محبت مصطفیٰ ﷺ سے خالی ہوگا۔اور بے ادبی ایسا وبال ہے کہ معمولی سی بے ادبی انسان کو دوزخی بنادیتی ہے۔(پناہ بخدا)

العیاذ باللہ العظیم العیاذ باللہ العظیم

بے ادبی کے واقعات

۱

مولوی محمد عبداللہ بن عصرون نے واقعہ بیان کیا کہ ہم بغداد شریف کے مدرسہ نظامیہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ ہمیں پتہ چلا کہ یہاں بغداد شریف میں ایک غوث تشریف لائے ہوئے ہیں جو کہ جب چاہتے ہیں غائب ہوجاتے ہیں اور جب چاہتے ہیں حاضر و موجود ہو جاتے ہیں۔ ایک دن ہم تین طالب علموں نے پروگرام بنایا کہ اس غوث کی زیارت کو جائیں۔ لہٰذا ہم تین طالب علم ﴿۱﴾ میں، عبداللہ بن عصرون ﴿۲﴾ ابن سقا ﴿۳﴾ سید عبدالقادر گیلانی، ہم تینوں اس غوث کی زیارت کے لے چل پڑے۔ راستہ میں ابن سقا بولا کہ میں اس غوث سے کچھ مسائل پوچھوں گا۔ اور دیکھوں گا کہ وہ کیسے جواب دیتا ہے۔ یہ سن کر میں نے کہا کہ مسائل تو میں نے بھی پوچھنے ہیں مگر یہ نہیں کہ کیسے جواب دیتا ہے پھر

سید عبدالقادر بولے اور فرمایا میں مسائل پوچھنے نہیں جا رہا میں تو صرف زیارت کے لئے جا رہا ہوں۔

پھر جب ہم اس غوث کی قیام گاہ پر پہنچے تو ہم نے احباب سے کہا وہ بزرگ غوث کہاں ہیں ہم نے زیارت کرنی ہے تو ہمیں جواباً کہا گیا کہ یہاں بیٹھو وہ ابھی تشریف لائیں گے۔ تھوڑی دیر گذری تو ہم نے دیکھا کہ وہ غوث تشریف فرما ہیں۔ ہمیں دیکھ کر بولے اے ابن سقا تو مجھ سے مسئلے پوچھنے آیا ہے کہ میں کیا جواب دوں گا۔ سن تیرے یہ مسائل ہیں اور یہ ان کے جوابات ہیں پھر فرمایا اے ابن سقا میں دیکھ رہا ہوں کہ کفر کی آگ تیرے سر پر بھڑک رہی ہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عبداللہ تو بھی مجھ سے مسئلے پوچھنے آیا ہے۔ سن تیرے یہ سوالات ہیں اور یہ جوابات ہیں پھر فرمایا اے عبداللہ میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا تیرے کانوں تک چڑھی ہوئی ہے

پھر سید عبدالقادر کی طرف متوجہ ہوئے ان کو قریب کیا اور بڑی شفقت فرمائی پھر فرمایا اے سید زادے آپ نے یہ کہہ کر کہ میں تو

صرف زیارت کے لئے جا رہا ہوں یہ کہہ کر تو نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کر لیا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک وقت آئے گا اور تو منبر پر بیٹھ کر فرمائیگا: قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ یعنی یہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ پھر ہمیں رخصت کیا اور ہم واپس مدرسہ نظامیہ میں آ گئے۔

ابن سقا کا واقعہ یوں ہوا کہ وہ پڑھ کر بہت بڑا عالم اور مناظر بن گیا اور اسے وقت کے بادشاہ نے سفیر بنا کر ملک روم بھیج دیا۔ اور جب شاہ روم نے ابن سقا کو دیکھا کہ یہ نہایت سنجیدہ اور بہت بڑا مناظر ہے اس نے اپنے ملک کے پادری بلا کر ابن سقا سے مناظرہ کرایا اور ابن سقا نے تمام پادریوں کو شکست دیدی۔ بدیں وجہ وہ شاہ روم کا منظور نظر بن گیا پھر ایک دن ابن سقا کی نظر شاہ روم کی شہزادی پر پڑی تو وہ اس کا دلدادہ اور اس پر لٹو ہو گیا، اور پھر ڈورے ڈالنے شروع کر دیئے۔ (زاں بعد کسی وزیر کے ذریعے کہلوایا ہوگا) کہ میں اس شہزادی کے رشتہ کا طلب گار ہوں شاہ روم نے بلا کر کہا

کہ فرق یہ ہے کہ تو مسلمان ہے اور میں عیسائی ہوں اگر تو اسلام چھوڑ کر عیسائی مذہب قبول کر لے تو میں بخوشی بیٹی کا رشتہ دینے کو تیار ہوں یہ سن کر ابن سقا نے اسلام کو خیر باد کہہ کر مرتد ہو گیا (معاذ اللہ) اور شادی کر لی پھر کچھ دنوں کے بعد وہ بیمار ہو گیا حتیٰ کہ بد بو پھیلنے لگی تو انہوں نے گھر سے نکال دیا پھر وہ کشکول پکڑ کر در بدر مانگتا پھرتا تھا پھر وہ ایک جگہ گر گیا تو ایک شخص جو کہ اس کا واقف تھا وہ ملا اور پوچھا اے ابن سقا تو تو بہت بڑا قاری اور حافظ تھا کیا کچھ قرآن مجید بھی یاد رہ گیا ہے یا نہیں ۔ تو ابن سقا بولا بس ایک آیت یاد رہ گئی ہے :

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین ۔ ﴿الحجرات﴾

پھر وہ ابن سقا ذلت کی موت اور کفر کی حالت میں مر گیا۔

اور عبداللہ بن عصرون لکھتے ہیں میرا واقعہ یوں ہوا کہ جب میں علم دین حاصل کر کے فارغ ہوا تو وقت کے بادشاہ نے مجھے اوقاف کا وزیر بنا دیا تو دنیا میرے کانوں تک چڑھی رہتی۔

اور شہزادہ عبدالقادر جیلانی کا واقعہ یوں ہوا کہ وہ پڑھ کر

عالم دین بن گئے اور وعظ کہنا شروع کر دیا پھر ایک دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوران وعظ منبر پر بیٹھ کر اعلان فرمایا: قدمی هذه علے رقبة كل ولی الله . میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

﴿فتاوی حدیثیہ وغیرہ﴾

واقعہ ۲

خواجہ خواجگان خواجہ اجمیری سید معین الدین چشتی قدس سرہٗ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص کے دل میں اللہ والوں کے متعلق بغض وحسد تھا حتی کہ اگر کوئی اللہ والا سامنے آجاتا تو وہ راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے چل پڑتا پھر وہ بدنصیب بیمار ہو گیا اور مر گیا مسلمانوں نے اسے غسل دیا کفن پہنایا اور اسے قبرستان لے گئے اور جب اسے قبر میں رکھا اور اس کا منہ قبلہ کی طرف کیا تو اس کا منہ قبلہ سے پھر گیا تین بار ایسا ہی ہوا تو غیب سے ندا آئی اے مسلمانو! تکلیف نہ کرو یہ شخص میرے ولیوں سے منہ موڑا کرتا تھا اب اس کا منہ قبلہ کی طرف

نہیں رہ سکتا۔﴿دلیل العارفین﴾

واقعہ ۳

☆اہلحدیث خاندان کے مولانا ابو بکر غزنوی لکھتے ہیں کہ میرے دادا مولانا عبدالجبار غزنوی نے امر تسر میں ایک دینی مدرسہ بنام مدرسہ غزنویہ بنایا ہوا تھا اس مدرسہ میں طلبہ علم دین حاصل کرتے تھے ان طلبہ میں ایک طالب علم بنام عبدالعلی بھی پڑھتا تھا ایک دن اس نے دوران تعلیم کہہ دیا کہ امام ابو حنیفہ سے تو میں بہتر ہوں کیونکہ ابو حنیفہ کو صرف سترہ ﴿۱۷﴾ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے زیادہ یاد ہیں اس لئے میں ان سے زیادہ علم والا ہوں اور وہ عبدالعلی امر تسر کی تیلیاں والی مسجد میں امام بھی تھا اور جب یہ بات میرے دادا جان کو پہنچی تو سن کر فرمایا اس عبدالعلی بد بخت کو مدرسہ سے خارج کر دیا جائے ۔ وہ عنقریب مرتد ہو جائے گا۔ چنانچہ ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ مرزائی

☆اس زمانہ کے اہلحدیث بے ادب نہیں تھے صرف تقلید میں اختلاف تھا اور اب نام کے اہلحدیث بہت بے ادب ہیں۔

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

قادیانی ہو کر اسلام سے مرتد ہو گیا۔ پھر مسجد والوں نے مسجد سے بھی ذلیل کر کے نکال دیا۔

زاں بعد کسی نے مولانا عبدالجبار سے پوچھا کہ آپ کو کیسے پتہ چل گیا تھا کہ یہ مرتد ہو جائے گا تو میرے دادا جان مولانا عبدالجبار نے فرمایا میری نظر میں امام ابوحنیفہ اللہ تعالیٰ کے ولی تھے۔ اور جب میں نے عبدالعلی کی گستاخی کی بات سنی تو میرے سامنے بخاری شریف کی حدیث پاک آ گئی: **من عادی لی ولیا فقد آذنته' بالحرب.** یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس کسی نے میرے کسی ولی کے ساتھ دشمنی کی میری طرف سے اس کیلئے اعلان جنگ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیاری چیز ایمان ہے تو جب اعلان جنگ ہوا تو اس عبدالعلی کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا۔ ﴿کتاب سیدی وابی مصنفہ ابوبکر غزنوی﴾

نیز حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص کسی ولی اللہ کی شان میں بے ادبی کرے: **یخشی علیہ سوء الخاتمة .** یعنی ڈر ہے کہ اس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہو۔

جیسے کہ اوپر والے تینوں واقعات سے ظاہر ہے۔

میرے مسلمان بھائیو! خدارا غور کرو ابن سقا نے وقت کے غوث کی شان میں صرف اتنی سی بے ادبی کی کہ میں دیکھوں گا کیسے جواب دیتا ہے تو وہ بے ایمان مر گیا۔

پھر اللہ والوں سے منہ موڑنے والے کا منہ قبلہ کی طرف سے پھر گیا اور وہ بے ایمان ہی دنیا سے گیا جیسے کہ خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہٗ نے بیان فرمایا اور پھر مولوی عبدالعلی نے سیدنا امام ہمام امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہٗ کی شان میں اتنی بات کہی کہ مجھے ان سے زیادہ حدیثیں یاد ہیں۔تو وہ اتنی سی بے ادبی کرنے کی وجہ سے مرتد ہو گیا ۔العیا ذ باللہ العظیم

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بے ادبی سے بچائے۔

واقعہ ۴

دمشق میں ایک عالم فاضل محدث جو کہ حدیث پاک پڑھایا

کرتا تھا اس کی خدمت میں ایک طالب علم حدیث پاک پڑھنے کے لئے حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ استاد ہر وقت چہرہ کے سامنے پردہ رکھتا ہے کبھی اپنا چہرہ نہ دکھاتا۔ جب کچھ عرصہ گذرا تو اس طالب علم کو تعجب ہوا کہ یہ استاد ﴿محدث﴾ ہر وقت چہرہ پر نقاب کیوں رکھتا ہے۔ زیارت کے لئے اصرار کیا تو محدث نے نقاب اُلٹ دیا۔

طالب علم نے دیکھا: فرای وجهه وجه حمار. اس اُستاد کا چہرہ گدھے جیسا ہے۔ سبب پوچھنے پر استاد نے بتایا کہ جب میں نے یہ حدیث پڑھی: اما یخشی الذی یرفع راسه قبل الامام ان یحول الله راسه راس حمار.

یعنی وہ شخص جو امام سے پہلے ﴿رکوع سے﴾ سر اٹھا لے وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ گدھے جیسا کر دے۔ میں نے یہ حدیث پاک پڑھ کر کہا کب ایسا ہوتا ہے۔ میں کر کے دیکھتا ہوں اور جب میں نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو قصداً رکوع سے امام سے پہلے سر اٹھا لیا اس دن سے میرا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا

ہے۔﴿اس لئے چھپائے رکھتا ہوں﴾۔﴿حواشی مشکوٰۃ﴾

واقعہ ۵

سیدنا ابو ہریرہ صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص وزغہ ﴿کرِلے﴾ کو ایک چوٹ میں مارے اس کے لئے سو نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسری میں مارنے والے کو اس سے کم اور تیسری چوٹ میں مارنے والے کو اس سے کم ﴿مسلم شریف﴾ اور جب پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرِلے

کو یہ سزا کس وجہ سے ملی تو فرمایا: **كان ينفخ على ابراهيم .**

﴿بخاری ومسلم، مشکوٰۃ شریف﴾

یعنی جب نمرودیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے لئے آگ جلائی تو یہ کرلا آگ بھڑکانے کے لئے پھونکیں مارتا تھا۔ اس بے ادبی کی وجہ سے اس کو یہ سزا ملی کو جو اسے ایک چوٹ میں مارے سو نیکی حاصل کرے۔

درسِ عبرت

قابل غور بات ہے کہ ایک غیر مکلّف کو اتنی سی بے ادبی پر یہ سزا ملی کہ اس کی ساری نسل ہی اس وبال کی زد میں آ گئی تو جو مکلّف ﴿جن وانسان﴾ بے ادبی کرے اس کی کیا سزا ہوگی۔

لاحول ولا قوۃ الاباللہ العلی العظیم

اور پھر اسی کے ساتھ ملتا جلتا مندرجہ ذیل واقعہ ہے پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔

واقعہ ۶

خواجہ خواجگان سیدنا خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہٗ لیٹے ہوئے تھے کہ ایک منچلہ آیا۔ اس نے حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں مبارک پر پاؤں رکھا اور آگے گزر گیا کسی خادم نے کہا ارے یہ تو نے کیا کیا، وہ بولا کیا ہوا؟ خادم نے فرمایا یہ حضرت خواجہ بسطامی ہیں اس نے کہا خواجہ بسطامی ہیں، تو پھر کیا ہوا۔ زاں بعد جب اس بے ادبی

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

کرنیوالے کا آخری وقت آیا تو اس کا وہ پاؤں سیاہ ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ اس کی اولاد میں سے جس کسی کا آخری وقت آتا اس کا پاؤں سیاہ ہو جاتا۔

﴿رونق المجالس﴾

حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الابالله العلى العظيم

واقعہ ۷

سنجار میں ایک شخص جو کہ اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر طعن و تشنیع کیا کرتا تھا۔ جب وہ بیمار ہو کر قریب المرگ ہوا تو وہ ہر قسم کی باتیں کرتا مگر کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا بارہا لوگوں نے اسے کلمہ شہادت سنایا مگر وہ کسی طرح بھی کلمہ طیبہ پڑھ نہیں سکا۔ لوگ پریشان ہو گئے اور پھر حضرت خواجہ سوید سنجاری رحمۃ اللہ علیہ کو بلا لائے۔ آپ تشریف لا کر اس مرنے والے کے پاس بیٹھے اور مراقبہ کیا اور جب آپ نے مراقبہ سے سر اُٹھایا تو اس مرنے والے نے کلمہ شہادت پڑھا اور کئی بار پڑھا

پھر حضرت خواجہ سوید سنجاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چونکہ یہ شخص اولیاء کرام کی شان میں بے ادبی کیا کرتا تھا اس لئے اس کی زبان کو کلمہ شریف پڑھنے سے روک دیا گیا تھا اور جب میں نے مراقبہ کیا اور مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو میں نے دربار الٰہی میں اس کی طرف سے سفارش کی اور مجھے فرمایا گیا اے پیارے ہم نے تیری سفارش قبول کی لیکن شرط یہ ہے کہ جن میرے ولیوں کی شان میں یہ بے ادبی کیا کرتا تھا وہ بھی راضی ہو جائیں یہ ارشاد سن کر میں حضرۃ الشریفہ میں داخل ہوا اور جن اولیاء کرام کی شان میں یہ نکتہ چینی کیا کرتا تھا۔ مثلاً خواجہ معروف کرخی، خواجہ سری سقطی، خواجہ جنید بغدادی، خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم حضرات سے میں نے اس شخص کی طرف سے معافی چاہی تو ان حضرات نے میری سفارش کی وجہ سے اسے معاف کر دیا اور اس نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر اس شخص نے بتایا کہ جب میں کلمہ شریف پڑھنا چاہتا تھا۔ ایک سیاہ چیز میری زبان کو پکڑ لیتی تھی اور کہتی تھی میں تیری بدزبانی ہوں۔ میں تجھے کلمہ نہیں پڑھنے

دوں گی ۔زاں بعد ایک چمکتا نور آیا اس نے آتے ہی بلا کو دفع کر دیا اور کہا میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی رضا ہوں پھر اس شخص نے بتایا کہ اب میں زمین وآسمان کے درمیان نورانی گھوڑے دیکھ رہا ہوں جن کے سوار بھی نورانی ہیں اور سب پڑھ رہے ہیں: سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح.

اور پھر وہ شخص کلمہ شہادت پڑھتے پڑھتے دنیا سے رخصت ہو گیا۔﴿قلائد الجواہر﴾

درس عبرت

اے میرے مسلمان بھائیو! بے ادبی سے بچو بچو ورنہ پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ نیز غور کریں کہ اس مرنے والے کی قسمت اچھی تھی ۔کہ اللہ تعالیٰ کے ولی خواجہ سوید سنجاری رحمۃ اللہ علیہ پہنچ گئے اور اس کی قسمت اچھی ہوگئی ورنہ ہر بے ادب گستاخ کے لئے کون آئے گا جو اسے معافی لے دے۔

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

واقعہ ۸

سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں ایک عالم دین بشر مریسی تھا۔ وہ معتزلی ہو گیا﴿معتزلی عقیدہ) معتزلہ کہتے ہیں قرآن مجید مخلوق ہے ،(اہلسنت و جماعت کا عقیدہ) بے شک کاغذ مخلوق ہے سیاہی مخلوق ہے لیکن کلام ربانی مخلوق نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ نیز اس کی ساری صفتیں قدیم ہیں۔ حادث و مخلوق نہیں﴾ اور پھر جب خلق قرآن کا مسئلہ کھڑا ہوا تو وقت کا خلیفہ بھی معتزلیوں کے جھانسہ میں آگیا تھا اور پھر سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور بشر مریسی کے درمیان مباحثات و مناظرات شروع ہو گئے۔ سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے جیلیں بھی کاٹیں، درّے بھی کھائے اور جب سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ہوا تو ان کے جنازے کو دیکھ کر بیس ہزار

(نوٹ) مریس مصر کے مضافات سے ایک گاؤں کا نام ہے۔

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

کافر مسلمان ہو گئے۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد جب مولوی بشر مریسی مرا اور اس کو ایسے قبرستان میں دفن کیا گیا جہاں ہزاروں لوگ مدفون تھے۔ان قبرستان والوں میں سے ایک شخص جوانی کی حالت میں فوت ہوا تھا۔جس کے سارے بال سیاہ تھے تو بشر مریسی کے مدفون ہونے کے بعد ایک دوست نے اپنے اس دوست کو دیکھا جس کے سارے بال سیاہ تھے لیکن اب سارے بال سفید ہو چکے ہیں۔دوست نے حیران ہو کر پوچھا اے دوست جب تو فوت ہوا تھا تو تیرے سارے بال سیاہ تھے اب یہ سفید کیوں ہو گئے ہیں اس سوال پر اس مدفون دوست نے بتایا کہ اس قبرستان میں اتنے ہزار مدفون ہیں اور اپنی اپنی نیکی بدی کے مطابق وقت گزار رہے تھے لیکن جب مولوی بشر مریسی مدفون ہوا تو دوزخ نے اس پر ایک ایسا چنگاڑ مارا جس سے سب کے بال سفید ہو گئے

قال دفن بشر فی مقبر تنا فرفذت جھنم

ر فزة شاب منه کل من فی المقبرة کما فی

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

فصل الخطاب . ﴿تفسیر روح البیان صفحہ ۲۱۶ جلد ۲۹﴾

یہ ہے بے ادبی کا وبال

واقعہ ۹

حدیث پاک میں ہے ایک شخص نے نماز پڑھائی اور اس نے قبلہ رو تھوک دیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے اور جب نماز ختم ہوئی تو والی دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کو بلایا اور فرمایا آئندہ اس امام کے پیچھے نماز نہ پڑھیں پھر جب وہ دوسری نماز کے لئے آگے بڑھا تو نمازیوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کردیا اور اس کے استفسار پر نمازیوں نے بتایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ وہ دربار رسالت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے منع فرمایا ہے؟ تو شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے منع کیا ہے اور فرمایا:

قد آذیت الله ورسوله . ﴿رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ﴾

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

یعنی تو نے قبلہ رو تھوک کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔

درس عبرت

جو شخص جہت قبلہ کا ادب نہ کرے اس کے پیچھے تو نماز سے منع کیا جائے اور جو شخص کعبہ کے کعبہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب نہ کرے اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہونا چاہیے۔

آج کل ہر زبان دراز کہہ دیتا ہے کہ ہر ایک کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ سب قرآن ہی پڑھتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جس کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا گیا تھا کیا وہ قرآن نہیں پڑھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ آمین

ہاں ہاں وہ نماز میں قرآن ہی پڑھتا تھا مگر اس کی معمولی سی بے ادبی کی وجہ سے شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع کر دیا۔ نیز یہ حدیث پاک حسن ہے صحیح ہے:

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

قال الا لبانی حدیث حسن.

﴿سنن ابوداؤد جلد ا صفحہ ۱۴۱﴾

اور ترغیب وترہیب میں ہے: رواہ ابو داؤد وابن حبان

فی صحیحہ اور اس کے حواشی میں ہے۔ صحیح رواہ البزار

فی کشف الاستار. ﴿جلد ا صفحہ ۲۷۳﴾

نیز اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امام کو نماز پڑھانے سے اس لئے منع کیا ای منہ قلۃ الادب . یعنی ادب کی کمی کی وجہ سے منع فرمایا: نیز فرمایا کہ نہی کی جگہ نفی کی طرف اس لئے عود فرمایا: بانہ لا یصلح للامامۃ. کہ ایسا شخص بے ادبی کی وجہ سے امامت کے لائق نہیں۔ ﴿مرقاۃ جلد دوم صفحہ ۲۲۵﴾

نیز مراۃ المناجیح میں اسی حدیث پاک کی شرح میں فرمایا جبکہ کعبہ کا بے ادب امامت کے لائق نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ادب اور آپ کی شان میں بکواس کرنے والا امامت کے لائق کیسے

ہو سکتا ہے ۔ اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو بلا تحقیق ہر فاسق اور بے ادب کو امام بنا لیتے ہیں۔

﴿مرأۃ المناجیح صفحہ ۴۰۹ جلد ۱﴾

دعوت غوروفکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صالحین سے شہیدوں کا درجہ اونچا ہے اور شہدوں سے صدیقوں کا مقام اونچا ہے اور صدیقوں سے ولیوں کا مقام بلند ہے اور ولیوں سے قطبوں کا، قطبوں سے غوثوں کا درجہ ومقام اونچا ہے اور غوثوں سے ائمہ مجتہدین کا مرتبہ ومقام بلند ہے اور ائمہ مجتہدین سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مرتبہ ومقام بلند ہے اور صحابہ کرام سے اللہ تعالیٰ کے نبیوں کا اور انبیاء کرام سے رسولوں کا مقام بلند وبالا ہے اور رسولوں علے نبینا وعلیہم السلام سے اولوالعزم حضرات کا مرتبہ ومقام اونچا ہے اور وہ پانچ حضرات یہ ہیں ﴿۱﴾ سیدنا آدم علیہ السلام

﴿۲﴾ سیدنا نوح علیہ السلام ﴿۳﴾ سیدنا ابراہیم علیہ السلام

﴿۴﴾ سیدنا موسیٰ علیہ السلام ﴿۵﴾ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان سب سے اعلےٰ واولیٰ، اعز واکرم، افضل واکمل درجہ ومقام حبیب خدا سید الانبیاء رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

لہٰذا مقام غور ہے کہ اولیاء کرام سے منہ موڑنے والے کا منہ تو قبلہ کی طرف سے پھر جائے جیسے کہ خواجہ خواجگان سرکار اجمیری قدس سرہ کا فرمان ذیشان مذکور ہوا۔

پھر غوث کی شان میں صرف اتنی سی بے ادبی کہ میں دیکھوں گا کہ وہ کیسے جواب دیتا ہے اتنی سی بے ادبی کرنے والا تو بے ایمان ہی دنیا سے جائے۔ پھر ائمہ مجتہدین سے سیدنا امام ھمام امام اعظم قدس سرہ کی شان رفیع میں اتنی سی بے ادبی کرنے والا عبدالعلی امرتسری کہ میں ان سے بہتر ہوں وہ مرتد اور بے ایمان ہو جائے، پھر سیدنا امام

احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں کھڑا ہونے والے بشر مریسی پر دوزخ ایسی چنگاڑ مارے کہ سب قبرستان والوں کے بال سفید ہوجائیں۔

تو جو مسلمان کہلانے والا اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب رحمت کائنات سید الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کی شان رفیع میں نہایت گرے ہوئے الفاظ کہے کہ رسول اللہ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں، اور یہ کہ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ تو ایسے کا ایمان کیسے بچ سکتا ہے۔

اور پھر ایسا کہنے والا تو رب تعالیٰ کے قرآن مجید کو جھوٹا کہہ رہا ہے العیاذ باللہ العظیم العیا ذ باللہ العظیم. کیونکہ رب تعالیٰ کا قرآن مجید تو اعلانیہ فرمارہا ہے وکان عنداللہ وجیھا. یعنی موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دربار عزت وآبرو والے تھے اور یہ کہہ رہا ہے کہ خدا کے نزدیک چمار سے بھی ذلیل ہے۔ کیا یہ قرآن مجید

کو جھوٹا کہنے کے مترادف نہیں؟ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

اے میرے مسلمان بھائی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ اونچی سے اونچی شان والے ہیں کہ ان کے غلاموں کے غلام اللہ تعالیٰ کے دربار عزت وآبرو والے ہیں۔

واقعہ ۱

تفسیر روح البیان میں ہے کہ سیدنا خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ‘ کا ایک خادم بنام رجل مغربی تھا وہ چھوٹی چھوٹی خدمات سرانجام دیتا مثلاً رات کو اُٹھتے تو لوٹا پانی کا بھر دیتا، مصلےٰ جائے نماز بچھا دیتا، سفر میں ہوتے تو سرکار کا مصلےٰ کندھوں پر اُٹھا لیتا۔

پھر جب خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ‘ کا وصال شریف ہو گیا تو وہ رجل مغربی دوستوں میں بیٹھا گفتگو کر رہا تھا۔ دوستوں نے کہا بھئی! قبر کی پہلی رات نہایت ہی خطرناک ہے کیونکہ جب منکر نکیر فرشتے آتے ہیں تو وہ ایسی مہیب صورت میں ہوتے ہیں کہ ان کے

سامنے بولنا نہایت ہی مشکل کام ہے یہ سن کر وہ رجل مغربی خواجہ بسطامی قدس سرہ' کا خدمتگار بولا یار دیکھا جائے گا جب منکر نکیر آئیں گے تو تم لوگ قبر پر آجانا تو بتادیں گے کہ کیسے جواب دیا جاتا ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ رجل مغربی فوت ہو گیا لوگوں نے اسے غسل دیا کفن پہنایا جنازہ پڑھایا اور اسے قبرستان لے گئے۔اور اسے قبر میں لٹا کر مٹی برابر کر کے عام لوگ واپس آگئے لیکن جن دوستوں نے اس رجل مغربی کی باتیں سنی ہوئی تھیں وہ وہیں بیٹھے رہے۔اور جب منکر نکیر آئے تو اللہ تعالیٰ نے اس خادم رجل مغربی کی برکت سے پردے اُٹھا دیئے۔ منکر نکیر نے اس رجل مغربی کو اُٹھا کر بٹھایا اور سوال کیا **من ربک** اے بندے بتا تیرا رب کون ہے؟ تو اس نے جواب میں کہا، اے فرشتو! کیا تم مجھ سے سوال کرتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے ان کندھوں پر خواجہ بایزید بسطامی کا کوٹ اُٹھائے رکھا تھا اور جب اس نے خواجہ بسطامی قدس سرہ' کا نام مبارک لیا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ' نے حکم دیا اے فرشتو! اسے چھوڑ دو

کیونکہ اس نے میرے ولی کا نام لیا ہے تو فرشتے اسے چھوڑ کر چلے گئے

اے میرے مسلمان بھائی غور کر

یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا۔

اے میرے عزیز غور کر کیا یہ کہنا درست ہے کہ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے سامنے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ معاذ اللہ

واقعہ ۲

ایک عالم دین تھے مالکی یعنی سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کے مقلدین میں سے ان کا وصال ہوا تو بعد وصال کسی دوست کو خواب میں ملے اس دوست نے پوچھا مولانا کیا حال ہے؟ اور منکر نکیر کے سوالوں کا کیا بنا؟ تو مولانا صاحب نے فرمایا جب میرے احباب مجھے دفن کر کے واپس ہوئے تو قبر کے اندر سے ہی منکر نکیر آ گئے انہوں نے مجھے اُٹھا کر بٹھایا اور سوال کیا من ربک تیرا رب کون ہے؟ تو میں دیکھتا ہوں کہ سیدنا امام مالک میری قبر کے اندر پہنچ گئے اور

منکر نکیر کو بازوؤں سے پکڑ کر فرمایا **تنحیا عنه** یعنی اے فرشتو پیچھے ہٹ جاؤ کیا ایسے عالم سے بھی حساب لیتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا اے فرشتو! اسے چھوڑ دو میرے ایک ولی مسلمانوں کے ایک امام نے اس کی سفارش کر دی ہے لہٰذا حساب ہو گیا۔

یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

کیوں میرے عزیز میرے مسلمان بھائی کیا تو ایسے ہی بے ادبوں کے پیچھے بھاگا پھرے گا۔ اگر یوں ہی رہا تو پھر تیری قبر جنت کا باغ نہیں بن سکتی بلکہ دوزخ کا گڑھا ہی بنے گی۔ **الاما ن الحفیظ**

اے میرے عزیز اے مسلمان بھائی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عظمتیں اور رفعتیں عطا کی ہیں کہ ان کے سامنے بڑی بڑی کلغیوں والے بڑے بڑے تاجوں اور تختوں والوں کی کچھ حیثیت نہیں تو ماوشما کس گنتی میں ہے۔

واقعہ

زہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے آج ایک عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟

جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا وہاں میں نے آہ وفغاں رونے چلانے کی آوازیں سنیں۔ پھر جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں ادھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے قبل اس کے آسمان پر دیکھا تھا جو اس وقت بڑے اعزاز واکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا۔ ستر ہزار فرشتے اُس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ جب سانس لیتا تو اللہ تعالیٰ اُس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کردیتا تھا۔

لیکن آج میں نے اُسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں و پریشان آہ وزاری کنندہ دیکھا ہے میں نے اُس سے پوچھا اے فرشتے

https://www.facebook.com/tablighulislam/
https://www.facebook.com/PyaareNabiKiBaatain

کیا ہوا؟۔

اس نے بتایا معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا۔ میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادا یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کرکے نکال دیا۔ اور اُس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا۔ پھر اُس نے کہا اے جبریل! آپ ہی اللہ کے دربار میں میری سفارش کردیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمادے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربار الٰہی سے ارشاد ہوا۔ اے جبریل! اُس فرشتہ کو کہہ دو وہ اگر معافی چاہتا ہے تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میں نے اُس فرشتہ کو فرمان الٰہی سنایا تو وہ سنتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر درود پاک پڑھنے میں مشغول

ہو گیا۔ اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور پھر وہ اس ذلت و پستی سے اُڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسند اکرام پر براجمان ہو گیا۔

﴿معارج النبوۃ صفحہ ۳۱۷ جلد ۱﴾

اے میرے مسلمان بھائی بچ جا بچ جا اور کان کھول کر سن کہ ابلیسی توحید والے بے ادبیاں کر کے دوزخ خرید رہے ہیں اور بے ادب جنت میں قدم نہیں رکھ سکتا۔ ایسا بے ادب تو دوزخ کا ایندھن ہی بنے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو باادب رکھے اور ایمان پر خاتمہ کرے۔ **وماذالک علے اللہ بعزیز**

دعاؤں کا محتاج

ابوسعید **محمد امین** غفرلہٗ

محمد پورہ فیصل آباد یکم جمادی آخرہ ۳۱ھ مطابق ۲۰۱۱-۵-۲

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: بی، سی ٹاور سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر | جمال مصطفیٰ ﷺ | بے ادبی کا وبال | عشق مصطفیٰ ﷺ | نظر بد | دو جہاں کی نعمتیں

عذاب الٰہی کے محرکات | مستقبل | شفاعت | اُمت کی خیر خواہی | صراطِ مستقیم

اسلام میں شراب کی حیثیت | فیضانِ نظر | عظمت نام مصطفیٰ ﷺ | عورت کا مقام | سنت مصطفیٰ ﷺ

حقوق العباد | شیطان کے ہتھکنڈے | انتباہ | میلاد سید المرسلین ﷺ | شانِ محبوبی کے پھول

درود پاک پریشانیوں کا علاج اور بخشش کا بہترین ذریعہ ہے

حضرت سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر میں اپنے ذکر واذکار اور دعاء کا سارا وقت درود پاک پڑھنے میں ہی گزاروں تو کیسا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر تو ایسا کرلے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے۔ اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (رواہ الترمذی)

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں **0324-9101192**

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائیے **www.tablighulislam.com**

ناشر: تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54
جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com